

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

قلندر شعور اکیڈمی کے طلباء سے خطاب 19 اپریل 2009

Acad vol 175

Track 1

Time 57:33

قلندر شعور فاؤنڈیشن دنیا میں واحد ادارہ جہاں روحانی علوم سیکھا جاتا ہے

بچوں بزرگوں اور دوستوں آپ سب لوگ یہاں میں تعلیمی سال کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں اور ایسا علم سیکھنا چاہتے ہیں جو ابھی تک اسکولوں میں کالجوں میں یونیورسٹیوں میں نہیں پڑھائے جاتے پڑھائے جاناتو بعد کی بات اس سے وہ واقف بھی نہیں ہیں خواتین زکریا یونیورسٹی میں احسان و تصوف کتاب میں پڑھائے جاتا تھا وہاں بڑے بڑے اساتذہ دین بھی تھے بہت سارے اساتذہ تھے اساتذہ کا ایک پورا گروپ تھا جو سامنے کی ایک کرسی کی جو لائن اس میں وہ بیٹھتے تھے بڑے پڑھے لکھے لوگ

phd

تقریباً سارے اساتذہ

phd

تھے لیکن جب وہ روحانی علوم کے بارے میں ان سے گفتگو ہوئی تو پتا چلا کہ وہ جو پہلی کلاس کے طالب علم ہوئے یہی طلبہ طالبات ہوئے ہیں انہیں معاورائی علوم کے بارے میں یا روحانیت کے بارے میں اتنا بھی پتا نہیں کہ جیسے پہلی جماعت کے بچوں کو معلومات حاصل ہوتی ہیں اس کی وجہ یہ سمجھ میں آتی ہے کہ ہم جو تعلیم حاصل کرتے ہیں اس تعلیم کے پیچھے ہمارا جو منشائے انہیں اپنی ذات کا عرفان حاصل کرنا نہیں ہے ان تعلیمات میں رسول اللہ کی کوئی قربت کا کوئی طریقہ کار ہمیں بتایا جاتا ہے اور نہ اللہ کا کوئی تصور ہے انتہاء یہ کہ ہمیں ہی ایم اے یا پی ایچ ڈی کرنے کے بعد اپنی ذات کا عرفان بھی حاصل نہیں ہوتا کہ ہم کیا ہیں سارے علوم جو آپ پڑھ رہے ہیں یا پڑھتے ہیں اس کے پیچھے مقصد یہ ہوا کہ اچھی نوکری مل جائے یا کاروبار میں اچھی سوچ بھوج ہو جائے اس کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا لیکن بڑی عجیب بات یہ ہے جس کو ہم بالکل نظر انداز کرتے ہیں اور سوچتے نہیں اس دنیا میں پیدا ہوتا ہے وہ بیس سال تک تعلیم حاصل کرتا ہے ایم

اے یا پی ایچ ڈی کرو تو پچیس سال لگ جا تے ہیں بیس پچیس سال کی تعلیمات کا اگر خلاصہ بیان کیا جائے تو وہ یہ ہے کہ آپ کو کاروبار کرنا آجاتا ہے آپ کو ڈیکٹیشن دینے کا طریقہ آجاتا ہے تعلیم کا جو سارا محور ہے گھومنا ہے صرف پیٹ کے پیچھے کے روزے کس طرح حاصل ہوں زیادہ اچھی بڑی نوکری کیسے ملے اس کے پیچھے ہر گز اپنی خود شناسی کا کوئی نہ تذکرہ ہو تا ہے اور نہ کوئی طلبہ اور طلبات اور اساتذہ اس بات کی ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ اگر پرانے زمانہ کے حساب سے دیکھا جائے تو آدمی زیادہ سے زیادہ ۸۰، ۹۰ سال تو جیتا تھا اب تو عمر کا اوسط بھی کم ہو گیا اب تو پچاس سال جو بند جی لیتا ہے وہ کہتا اس نے تو بہت کچھ دنیا میں دیکھ لیا اچھا جب ہم اس دنیا سے رخصت ہوتے ہیں اس وقت کوئی ایسا اس علم کا فائدہ نہیں ہوتا کہ یہ علم ہمارے مرنے کے بعد کام آئے حالانکہ مرنے کے بعد کی جو زندگی ہے اس کا متعین ہی نہیں ہے مثلاً اہل کابل کے واقعات کو سامنے رکھیں وہ کب مرے تھے کوئی کہتا ہے کروڑ سال ہو گئے، کوئی کہتا ہے ہزاروں سال ہو گئے کوئی کہتا ہے جی تین ارب سال ہو گئے صنعت کسی کے پاس نہیں ہے کتنے ہو گئے لیکن ہر حال ایک طویل وقفہ عمر کا گزر گیا جو لوگ مر گئے اچھا اب ہمارے یہاں یہ تعلیمی سلسلہ ہے اس کے پیچھے سوائے پیٹ بھرنے کے یا دنیاوی آسائش حاصل کرنے کے اور کوئی اس تعلیم کا منشا بظاہر نظر نہیں آتا یہ بھی آپ کہہ سکتے ہیں کہ جاہل اور پڑھ لکھ آدمی میں یہ فرق ہے تو ہے کہ جاہل آدمی اپنی جاہلیت کی وجہ سے وہ مقام حاصل نہیں کر سکتا دنیا میں جو پڑھا لکھا آدمی حاصل کر لیتا ہے لیکن اس تعلیم کے پیچھے اس میں کوئی منشا ہمارا نہیں ہوتا کہ ہمیں اچھی نوکری مل جائے یا کاروبار ہم کریں تو اس کو سلیقہ کے ساتھ کر لیں ٹیکنک آجائے ہمیں لیکن یہ سب چیزیں جو ہیں عارضی ہیں اور آپ کو یہی چھوڑ کر جانی ہو نگی بحیثیت مسلمان کے اور بحیثیت دنیا کے تجربہ کے ہر آدمی اس بات سے واقف ہے کہ یہ دنیا رہنے کی جگہ نہیں ہے عارضی جگہ ہے اور یہاں سے جانے کے بعد ہمیں ایک اور دنیا سے واسطہ پڑھتا ہے جہاں عمر کا کوئی تعین نہیں ہے حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے اب تک اہل کابل وہاں ہیں ایک بھائی سزا میں گرفتار ہے ایک بھائی اللہ کا انعام و اکرام میں مصروف ہے یہ جو آپ تعلیم حاصل کرتے ہیں اس حساب سے تو صحیح ہے کہ آپ اپنی روزی سلیقہ سے کما لیتے ہیں یا پھر پیسے زیادہ کمالیتے ہیں لیکن بنیادی تبدیلی آپ کے اندر اتنی ہی آتی ہے کہ ایک پڑھ لکھ آدمی میں اور ایک جاہل آدمی میں میفرق محسوس کیا جا سکتا ہے لیکن حاصل اس کا مرنے کے بعد بھی زندگی میں اس کا کوئی حاصل نہیں ہے ہم پڑھتے ہیں پی ایچ دی کر لیتے ہیں اچھا اب جو ہم کچھ پڑھتے ہیں وہ بھی بیس سال کا وقفہ لگتا ہی لگتا ہے ہر آدمی کے اوپر اب بیس سال کے بعد جو ہمارا یہ تربیتی نصاب ہے اس طرح بنا یا گیا ہے اس نصاب میں حاصل ہونے کے بعد آدمی دنیا کے علاوہ کسی کام کا نہیں رہتا اس لئے کہ اس نے کوئی علم سیکھا ہی نہیں اس کو پتا

ہی نہیں ہے اس دنیا کے علاوہ دوسری دنیا کا بھی علم حاصل کرنا چاہئے جب کہ سب کو پتا ہے دنیا عارضی دنیا ہے اور یہاں سے جانا ہے ہاں کہ ہاں میں آپ زیادہ سے زیادہ جو لوگ سو سال کا تذکرہ کر دیں گے نوے سال کا ذکر کر دیں گے لیکن مرنا کہ بعد تو زندگی کا کوئی معاون سال کا کوئی انداز ہی نہیں کہ کتنے سال ہمیں گزارنا پڑے گا تو یہ بات بڑا عدمیہ ہے کسی زمانہ میں کہ ہم دنیا داری کو ٹھیک کرنا کہ لے یا دنیا کو سوارنا کہ لے یا دنیا وی آسائشیں حاصل کرنا کہ لے بیس پچیس سال لگا دیتے ہیں لیکن آخرت کہ لے ہمارے پاس کوئی صفائی نہیں ہے مثلاً ایک آدمی ہے کراچی سے وہ لندن چلا جائے اور اس کے پاس سرمایہ نہ ہو تو آپ ہر آدمی انداز لگا سکتا ہے کہ کیسے وہاں وہ زندگی گزارے گا وہاں اسے کتنی تکالیف کا سامنا ہوگا اس زبان نہیں آتی کتنی تکلیف ہوگی آپ کو کہ بھئی وہ کچھ کہہ رہے ہیں آپ کچھ کہہ رہے ہیں جو تعلیمات ہم حاصل کر رہے ہیں یہ دنیا وی نقطہ نظر سے اتنا ہی صحیح ہوگا آپ کہ اندر سنجیدگی شائستگی قابلیت یہ ساری چیزیں پیدا ہو جاتی ہیں لیکن آخرت کہ ہمارے پاس کوئی سرمایہ نہیں ہے اب رہ گیا ہے نماز نماز تو لوگ پڑھتے ہی نہیں ہے ملی بات تو یہ ہے جو لوگ نماز پڑھتے ہیں انہیں پتا ہی نہیں وہ کر کیا رہے ہیں دیکھئے نہ آپ الحمد للہ رب العالمین... پڑھ رہے ہیں اس طرح آپ کو ترجمہ نہ بیانا اسی طرح انگریزی کا بھی آپ کو ترجمہ نہ آتا ہو تو آپ کو کوئی آدمی ملازم نہیں رکھے گا کوئی تنخواہ بھی نہیں دے گا تو سوال یہ ہے کہ اللہ کا کلام نہ تو آپ نہ پڑھا نہ اس کو سمجھا نہ آپ نہ اس کے ترجمہ کی کوشش کی تو اس دنیا کے بعد اراف کی زندگی میں مرنے کے بعد کی زندگی میں جب آدمی کے پاس کوئی سرمایہ ہی نہیں ہے تو وہاں آپ کیسے زندگی گزاریں گے پھر آپ کا دماغ کہہ رہا ہوں یہاں آپ تو عمر بھی کٹ گئی تو ہمارے بہت سارے دوست اللہ کو پیارے ہو گئے کسی ایک کی بھی عمر ساٹھ سال نہیں ہوگی پچاس، پچپن کوئی تو چالیس سال میں ہی انتقال کر گئے سوال ہے پڑھ لکھ وہ بات تھیں وہاں کی زندگی جو ہے وہاں کی زندگی سے بالکل مختلف ہے اور وہاں کی زندگی میں تمہاری نہ انگریزی کام آئے گی نہ ہندی کام آئے گی کوئی کام نہیں آئے گی وہاں کی زبان جو ہے وہ روحانی زبان ہے اب روحانی زبان کو حاصل کرنا کا آسان ترین طریقہ ہے جتنے ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان عربی تھی اس لئے عربی کی طرف ہم اگر توجہ دیں گے تب ہمیں کچھ حاصل ہوگا اس دنیا میں بھی ہمارے پاس سرمایہ ہو اب تو صورت یہ ہے انسان زیادہ سے زیادہ تعلیمات اس لئے حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو اچھی سے اچھی روزگار مل جائے اچھی سے اچھی نوکری مل جائے زیادہ سے زیادہ پیسہ مل جائے حالانکہ ہماری زندگی کا تجربہ یہ ہے کہ پیدائش سے بیس سال کی عمر تک پیدائش سے بیس سال کی عمر تک ہم اچھے سے اچھا کھاتے ہیں، اچھے سے اچھا پہنتے ہیں، اچھے سے اچھی رہائش ہے، اچھے سے اچھی تعلیمات ہیں

سامان ہیں ہمارے پاس اور بیس سال بعد پڑھ لکھ کر ہم کتے ہیں کہ اگر ہم تعلیم حاصل نہیں کر گئے تو روٹی کہاں سے کھا ئیں گے محنت مزدوری نہیں کر گئے تو کھا نا کہاں سے کھا ئیں گے محنت مزدوری سے روٹی نہیں ملتی، محنت مزدوری سے انسان کے اندر جو صلاحیتیں اللہ تعالیٰ کے اندر ہوتی ہیں ان صلاحیتوں کو اجر ہوتا ہے وہ صلاحیتیں بڑھتی ہیں میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ بیس سال تک جو بھی ہم کچھ پڑھتے ہیں اس کے پیچھے ہمارا منشا پیٹ کے علاوہ کچھ نہیں ہے کہ زیادہ پڑھ لیں گے اچھا پڑھ لیں گے اچھی نوکری مل جائے گی کم پڑھیں گے ایک اچھی نوکری نہیں ملے گی اب بیس سال آپ نے پڑھا اب بیس سال بعد آپ نے اچھی نوکری کر لی اب جب نوکری یا کاروبار مصروفیت جو بھی اختیار کرنا چاہیں وہ اتنی زیادہ مصروفیات ہو جاتے ہیں کہ آپ مزید کوئی علم حاصل نہیں کر سکتے اب مثلاً آپ پڑھنا آتے ہیں تھوڑی سی روحانیت سیکھنا چاہتے ہیں ہفتے میں ایک دن آتے ہیں چند گھنٹوں کے لئے کیا آپ سب لوگ ہفتوں میں چند گھنٹے دے کر میٹرک کر سکتے ہیں؟ پرائمری اسکول پاس کر سکتے ہیں جس طرح آپ روحانیت سیکھ رہے ہیں ہفتے میں ایک دن اس طرح آپ ہفتے میں ایک دن پرائمری اسکول کی تعلیم پڑھیں کیا آپ امتحان پاس کر لیں گے؟ تو بڑی عجیب بات سوچنے کی بات ہے کہ جو تعلیمات دین دنیاوی ہوں لوگوں کی بنا ئی ہوئی ہیں فکشن ہے اس کے پیچھے کوئی حقیقت ہے نہیں ہر چیز بدلنے والی ہے اس کے لئے آپ بار بار ساڑھے بار سال لگا دیتے ہیں میٹرک کرنا میں اور روزانہ دس بار گھنٹے پڑھتے ہیں پھر ٹیوشن بھی پڑھتے ہیں پھر کتابوں کا خرچہ بھی کرتے ہیں اسکولوں کی فیس بھی دیتے ہیں اور جب روحانیت کا مسئلہ آتا ہے تو وہ کہتا ہے بس چلو بھئی کتنے گھنٹے آتے ہیں تین گھنٹے کی کلاس ہے اور پڑھ کر چلے جائیں گے کیا میں آپ لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ ہفتے میں ایک دن تین گھنٹے پڑھ کر میٹرک آپ کتنے دن میں پاس کریں گے؟ میں... بھئی...؟ دیکھو نہ گن لو مثلاً آپ دس گھنٹے لگا لو دس گھنٹے روز پڑھا آپ نے بار سال تک تو کتنے گھنٹے ہوئے بھئی...؟ کسی کے پاس... ایک سال کے تین سو پینسٹھ دن ہوئے دس سال کے کتنے دن ہوئے بھئی...؟ تین ہزار چھ سو پچاس، چھتیس ہزار پانچ سو، چھتیس ہزار پانچ سو گھنٹے پڑھ کر آپ میٹرک پاس کر تے ہیں، چھتیس ہزار پانچ سو گھنٹے پڑھ کر آپ میٹرک پاس کر تے ہیں اور میٹرک کی کوئی ویلیو نہیں ہے چپڑاسی نہیں لگتا آج کا دور میٹرک میں اچھا اب آپ روحانی علوم آپ سیکھتے ہیں ہفتے میں تین گھنٹے اس کے کتنے سال بنے بھئی...؟ ستر سال اور وہ کتنے بنے، چھتیس ہزار پانچ سو تو اس کا مطلب ہے روحانی علوم اتنا گھٹیا ہے فیس اس کی وہی قابل تذکرہ ہفتے میں آپ میٹرک کیوں نہیں پاس کر لیتے ہیں؟ ہفتے میں آپ ایک دن پڑھ کر پرائمری اسکول کیوں نہیں پاس کر لیتے ہیں؟ ہفتے میں آپ ایک دن پڑھ کر میٹرک کیوں نہیں کر لیتے؟ کتنے گھنٹے ہوئے پیچھتیس ہزار گھنٹے چھتیس ہزار گھنٹوں میں آپ میٹرک کر تے ہیں اور یہ

روحانی دن کتنے بندے ایک ہزار ساتھ سوئے کیا روحانیت کی نہ قدری نہیں کیا اس کی ہمیں جزا ملے گی سزا ملے گی کتنی کتنی آپ اس کی قیمت گھٹائیں گے دیکھو تو صبح یار ایک ہزار گھنٹے، چھتیس ہزار گھنٹے، چھتیس ہزار گھنٹے آپ فیشن پڑھتے ہیں لوگوں کے بنائے ہوئے علوم پڑھتے ہیں اور اس کے پیچھے منشا یہ ہے کہ پیٹ بھر جائے جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں انا اللہ... یوزیکم... حساب فیشن میں حصہ لیتے ہیں آپ ماں کے پیٹ میں تھے وہاں آپ نے علم سیکھا اللہ نے آپ کو دیا اگر ماں کے پیٹ میں بچے کو صبح رزق نہیں ملتا تو بچے کمزور پیدا ہوتا کئی دفعہ تو نشوونما اتنی کمزور ہوتی ہے بچے پیدا ہوتے ہی مر جاتا ہے اور کئی دفعہ اتنا ہوتا ہے کہ اس کا فوٹو جاتا ہے وہ اللہ نے آپ کو کھلا یا پھر بچے کا رضائی زمانہ ڈھائی سال کا اس میں اللہ میاں نے ماں کے سینے میں دود بھر دیا مانکے سینے میں بارہ سال تک آپ بچوں کے ساتھ لگے رہتے ہیں بارہ سال اس کو کھلا نا اس کو پلا نا اس کو نہ لانا اس کو دھولا نا اس کے دوکھ درد میں بیماری میں علاج کروانا، رات کو ننگے بانی کرنا، دن کو ننگے بانی کرنا حفاظت کرنا، سب فری ہے یا کوئی بچے خرچ کرتا ہے کمائی کما کر لاتا ہے کوئی بچے بارہ سال تک ہے نہیں کچھ اب اس کے بعد اسکول کا زمانہ آگیا پھر پڑھائی میں بھی آپ کچھ نہیں خرچ کرتے اللہ تعالیٰ کی والدین کو پیسہ دیتا ہے وہ وردی سلوادیتے ہیں یونیفارم سلوا دیتے ہیں کتابیں خریدتے ہیں اسکول چھوڑ کر آتے ہیں اسکول سے لیکر آتے ہیں اسکول کی فیسیں بھر دیتے ہیں اور بارہ سال تک آپ پڑھ کر میٹرک سرٹیفکیٹ آپ کو ملتا ہے یعنی کون سا علوم کا سرٹیفکیٹ ملتا ہے بھئی... میں... لوگوں کے بنائے ہوئے علوم اس میں کوئی فائدہ نہیں کوئی مسلمان نہ علم بنا یا ہو، انگریز نہ بنا یا ہو، برٹش نہ علم بنا یا ہو، ہندو نہ علم بنا یا ہو، کافر نہ علم بنا یا ہو آپ اس کو پڑھتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کے علوم سیکھنے کا وقت آتا ہے پھر آپ کو ہفتے میں ایک دن اتوار کا وہ بھی چھٹی کا چلو وہاں تو گھر میں کیا کرنا وہی چلو چار پانچ بندے بنیں گے ایک تفریح کر کے آجائیں گے کیا اس طرح دنیا کا چھوٹا سا چھوٹا علم آپ سیکھ سکتے ہیں؟ میں بھئی...؟ تو یہ تین گھنٹے میں روحانی علم کیسے سیکھ لیں گے بھئی... آپ... اچھا جب آپ دنیاوی علوم سیکھتے ہیں آپ کا کوئی کام نہیں ہو تا پڑھنا ہی پڑھنا ہی ہے اب اس میں آپ کو بیوی بچوں کی بھی فکر ہے اپنی نوکری کی بھی فکر ہے تو یہ بھئی اس طرح علوم آپ سیکھ رہے ہیں میرے حساب سے تو یہ گستاخی ہے علم کی توہین ہے لیکن چلو کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا علم ہے اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے میں بندے میری طرف ایک قدم بڑھاتا ہے میں دو قدم بڑھتا ہوں اور بندے دو قدم بڑھاتا ہے میں دس قدم بڑھاتا ہوں لیکن اس سے علوم کی جو فضیلت ہے یہ صنعت ہے یا دستار بندی ہے وہ کیسے ممکن ہے آپ لوگ بتائیں؟ وہ کتنے گھنٹے بتائے تھے چھتیس ہزار گھنٹے وہ گھنٹے تھے ایک ہزار گھنٹے یہ ایک بات دوسری بات یہ کہ ہم جتنے بھی دنیاوی علوم پڑھتے ہیں جو انسانوں کے بنائے ہوئے

ہیں ان کو معنی اور مفہوم سے پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ کا جو علوم ہیں ان میں طوطی کی طرح رتے ہیں آپ نے قل اللہ پڑھ لی مٹھو نہ کہ چوری کا مٹھو چوری کھا نہ گا اس میں کیا فرق ہوا جب آپ کو پتا ہی نہیں آپ نے کیا پڑھا تو اس علم سے آپ استفادہ کیسے کریں گے مثلاً

A B C D

پڑھتے ہیں اس طرح ہم عربی پڑھتے ہیں قرآن شریف کی صورتیں یاد کرتے ہیں

A B C D

یاد کر لیں کیا آپ ساری عمر میں کبھی بھی دوسری کلاس میں جا سکتے ہیں؟ تو اللہ کے علوم آپ کیسے سیکھ لیں گے بھئی... اب یہ تو تفریحی ہے اب اتوار کی چھٹی چلو گھر میں بھی سوئے واپس چار دوست ملیں گے باتیں کریں گے کچھ اچھی باتیں سنیں گے ملیں گی کھا نا ملا گا اچھے سے اچھا کوئی اسکول کھا نا کھیلا تا کوئی اسکول چائے پلا تا پھر کوئی اسکول آپ کو بغیر فیس کے پڑھا دیتا ہے بغیر بستے کے بغیر کتابوں کے بغیر یونیفارم کے اسکول داخل کرتا ہے تو کیا یہ اللہ کے علوم کی بے حرمتی نہیں ہے؟ حرمتی جب آدمی کرے گا وہ کیا سیکھے گا لیکن چلیں کھیتی ہے پھر بھی ایک جذبہ تو ہے ایک جگہ جمع ہو جائے وہ اس میں سب سے بنیادی بات جو علم کی جو بنیاد ہے وہ قرآن قرآن اگر آدمی نہیں سیکھے گا وہ کبھی روحانی علوم نہیں سیکھے گا وہ نہیں سکتا اس لئے کہ قرآن میں ہی روحانی علوم ہیں اور دوسری کتابیں ہیں توریت بے بل وغیرہ جو اس میں تو تحریف ہو گئی ایسا نہیں ہے کہ اس میں علم نہیں علم نہیں لیکن تحریف نہیں ہوئی قرآن ایسی واحد کتاب ہے جس میں الحمد للہ... تحریف نہیں ہوئی اب قرآن کی دس سورتیں چھوٹی چھوٹی قل اللہ احد... قل اعوذ بالفلق... قل یا ہیا الکفرون... یاد ہوتی ہیں لیکن اس کا ترجمہ یا د نہیں ہوتا تو کیا کوئی انگریزی پڑھ لی جماعت، دوسری جماعت، آٹھویں جماعت، دسویں جماعت بغیر ترجمہ کے آپ امتحان میں پاس ہو سکتے ہیں تو اس میں کیسے پاس ہو جائیں گے اب صورت یہ ہے کہ آپ اللہ نے آپ کو توفیق دی اتوار کو تفریح کے دن ہیں آپ سب لوگ آجائے ہیں لیکن اس کا فائدہ آپ کو پورا نہیں ہو گا جب تک کہ قرآن پاک کا ترجمہ آپ کو نہیں آئے گا اس لئے روحانیت اگر کہیں ملے گی آپ کو صحیح حالت میں جس میں تحریف نہیں ہوئی وہ قرآن ہے آپ یہ جو کلاسیں لگا رہے ہیں آپ پچاس سال تک پڑھتے رہیں گے کچھ نہیں آئے گا بس نالج بڑھ جائے گی تو نالج بڑھنے سے نوکری تو نہیں ملتی بھئی... نالج بڑھنے سے کوئی امتحان میں پاس نہیں ہوتا تو آپ جو اتنا وقت دیتے ہیں یہ بھی آپ کے اوپر اللہ کی مہربانی ہے اللہ نے آپ کو توفیق دی ہے ورنہ لوگ تو اس طرف متوجہ ہی نہیں ہوتے وہ کہتے روحانیت کیا چیز ہے اس کے لئے میرے حساب

سہ ضروری کہ آپ قرآن کا ترجمہ آپ کو یاد ہو کہ کتابیں جو آپ پڑھتے ہیں اس سے آپ کی نالج میں تو اضافہ ہو گا روحانیت کبھی بھی نہ پائے گا چاہے آپ سو سال تک پڑھ لیں روحانیت کا ذخیرہ قرآن ہے قرآن کا ترجمہ یاد کرو پھر تو جو آپ کو سورتیں یاد ہیں دس بار سورتیں تو سب کو یاد ہوتی ہیں، نماز سب کو یاد ہے، درود شریف سب کو یاد ہے، کلمہ طیبہ سب کو یاد ہے، تو آپ کو جو چیز حفظ ہو گئی تو آدھا کام تو آپ کا ہو گیا اگر ان تمام تعلیمات سے آپ کو فائدہ اٹھا نا ہے اس کے لئے لازم ہے کہ آپ کو ترجمہ آتا ہو اب انگریزی آپ پڑھ رہے ہیں انگریزی کا ترجمہ نہیں آتا اگلی کلاس میں چلے جائو گے کیوں جی تو اس میں کیسے چلے جائو گے بھئی... یہ جو آپ کو یہاں تعلیم دی جارہی ہے اس کے ساتھ ساتھ ضروری ہے کہ آپ قرآن سے رجوع کریں اور قرآن کی جو سورتیں یاد ہیں دس بار اور نماز اس کا ترجمہ آپ کو یاد ہو اس سے یہ ہوتا ہے کہ آپ قرآن کا ترجمہ آپ پڑھ لیں گے تو الحمد للہ... آپ پڑھیں گے تو سیدھی سی بات ہے سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو عالمین کا رب ہے ابا جی عالمین کیا ہے بھئی...؟ عالمین کیا ہے...؟ میں...؟ بت عالمین ہیں تو جب آپ کو ترجمہ یاد نہیں تو کبھی آپ کا ذہن اس طرف جائے گا کہ میں نے سارے عالمین میں میرا مشورہ یہ ہے اساتذہ کو بھی آپ سب کو بھی یہ علوم ٹھیک ہے اس سے آپ کی نالج بڑھے گی، خالقیت بڑھے گی، معلومات حاصل ہو گی، اچھا وقت گزرے گا، لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا آپ کو کوئی فائدہ نہیں ہو گا چاہے آپ پچاس سال پڑھتے رہیں اپنا وقت ضائع کریں گے فائدہ کس طرح ہو گا جو سورتیں آپ کو دس بار یاد ہیں ان کا ترجمہ یاد ہو نا چاہئے، نماز کا ترجمہ یاد ہو نا چاہئے، چھ کلمے ہیں ان کا ترجمہ یاد ہو نا چاہئے عجیب بات ہے کہ مذہبی جتنی بھی چیزیں ہیں اس کا ترجمہ یاد ہی نہیں کسی کو بت ساریہاں لوگ ہیں وہ پڑھ لکھتے ہیں کلمہ کا ترجمہ نہیں یا د ہو گا لا الہ الا... کا ترجمہ نہیں یاد اللہ تعالیٰ سب کو نماز پڑھنے کی توفیق دے نماز پڑھتے ہیں الحمد کا ترجمہ ہی نہیں یاد اب لوگ کہتے ہیں جی نماز میں تو دل ہی نہیں لگتا نماز کیا پڑھیں اللہ سیدھے خیالات آتے ہیں خیالات تو آئیں گے آپ جو پڑھ رہے ہیں اس میں آپ کا ذہن تو شامل نہیں ہے ذہن تو ہر وقت مصروف رہتا ہے وہ تو آدمی جب سوتا ہے جب بھی ذہن مصروف رہتا ہے بیٹھا ہے تب بھی ذہن مصروف رہتا ہے پڑھ رہا ہے جب بھی ذہن مصروف رہتا ہے کسی بھی لمحہ کسی بھی آنکھ ذہن کی مصروفیت نہیں ہوتی اب جب نماز کی نیت باندھی آپ نے ترجمہ یاد نہیں ذہن تو مصروف رہے گا کہ ہاں مصروف رہے گا؟... میں... جی تو یہ خیالات میں آجائے گا تو ساتھ ساتھ میری درخواست ہے کہ بار سورتیں ہیں ان کا ترجمہ ضرور یاد ہو نا چاہئے جیسے قل واللہ احد... کہ دیجئے اللہ ایک ہے اللہ ہو صمد... اللہ ہے نیاز ہے لم یلد ولم یولد... اس نے کسی کو پیدا کیا نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ولم یقل هو کفون احد... اللہ کا خاندان بھی ایک ہے

اب دیکھئے جب آپ نے نماز میں قل اللہ... پڑھینگے اس کے ترجمہ میں غور کریں گے تو پہلی بات تو یہ ہے کہ ایک اللہ یعنی مخلوق کا وہ خالق ہے لیکن مخلوق سے الگ ہے اب سوال یہ ہے کہ مخلوق سے الگ تو کیا چیز ہے نور ہے، روشنی ہے، تجلی ہے کیا ہے؟ اللہ ہو صمد... اللہ ہے نیاز ہے نہ وہ کھا تا ہے، نہ وہ پیتا ہے، نہ وہ سوتا ہے، نہ وہ تھکتا ہے، لا تاخذ و سنا... اسے تو اونگ بھی نہیں آتی تو اللہ کی طرف ذہن گیا نہ آپ بھئی اللہ ایسی ہستی ہے کہ وہ تو تھکتا بھی نہیں، اسے تو اونگ بھی نہیں آتی، وہ تو سوتا بھی نہیں ہے، وہ کھا نا بھی نہیں کھا تا، اس کے بیوی بچے بھی نہیں ہیں، ایک معاورائی ہستی کا تصور تو ذہن میں آیا اب یا ملا یہ بات آپ کے ذہن میں آئے گی کہ نہ وہ کھا تا ہے، نہ وہ کسی کا باپ ہے، نہ اس کا کوئی بیٹا ہے، نہ اس کا کوئی خاندان ہے، نہ اس کی کوئی بیوی ہے، نہ اس کا کوئی دادا ہے، نہ اس کا کوئی نانا ہے، ہم ذہن ہمارا ظاہر اس طرف جائے گا اب پھر کیا ہے بھئی یعنی مخلوق کی جتنی بھی صلاحیتیں ہیں ان سے اللہ تعالیٰ معاورا ہے ایک بات آئی ذہن میں اللہ تعالیٰ مخلوق کی طرح نہیں ہے کہ مخلوق سے، معاورا ہے کہ مخلوق کی احتیاج ہے، اس کو پانی کی بھی ضرورت ہے، اس کو کھا نہ کی بھی ضرورت ہے، اس کو گرمی سردی سے محفوظ رکھنے کی بھی ضرورت ہے، اس کو چلنا پھرنا کی بھی ضرورت ورنہ ہاتھ پیرجم جائیں گے اب اللہ کہتا ہے میری ضروریات میں کچھ نہیں ہے نہ میں تھکتا ہوں لا تاخذ سنتہ... مجھے تو نہ نیند آتی ہے نہ نیند پکڑتی ہے لا تاخذ سناتا... نہ نیند آتی ہے نہ اونگ آتی ہے کہ مخلوق تو سوئے بغیر رہے نہیں سکتی بھئی... اس کو نیند ہے نہ میں آتی اونگ بھی نہیں آتی تو کچھ تو اللہ نے تصور معاورا معاورئل... معاورا... ہستی کا کوئی تو تصور قائم ہو گا اور جب آپ نے ترجمہ پڑھا ہے نہ میں پھر کیا ہو گا ادھر ادھر کے خیالات آئے گے ایک کتاب پڑھیں انگریزی کی اس کو دیکھئے کہ کوئی کنسٹنشن ہو گا اگر اس کو ترجمہ یاد ہو گا کسی کلاس میں آپ کر پڑھا یا جا رہا ہے اس سے آپ کی نالج بھی بڑھے گی، تسقیہ نفس بھی ہو گا لیکن اگر آپ کو قرآن شریف کا ترجمہ یاد نہیں ہے تو ایک تو وقت ہے نہ میں کہتا ۱۷ سو گھنٹے سال میں سال میکتے گھنٹے ہوئے ایک ہزار ساتھ سو اور میٹرک میں کتنے لگتے ہیں بی بی اے میں کتنے لگتے ہیں، ایم اے میں کتنے لگتے ہیں اور وہ علم جو آپ کے دنیاوی کام جو آئے گا اس کا آخرت سے کوئی تعلق نہیں ہے ایسا نہیں ہے آپ اس میں

phd

کر کہ جنت کے مستحم ہو جائیں گے کیا ہو جائیں گے وہ علم الگ ہے وہ عارضی ہے تو سب سے اچھا اور آسان طریقہ جو میری سمجھ میں آتا ہے جو میرے تجربے کے ہے وہ ہے کہ نماز کا ترجمہ پورا ہو ناچاہئے آپ کے اساتذہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ایک پیریڈ نماز کا نماز کا بھی رکھے اور سنہ بار بار سنہ، بار بار سنہ مثلاً الحمد سے لیکر قل یا ایہا اب سورتیتو یاد ہے ترجمہ تو

آدھا ہی کام رہا گیا تو آپ سب لوگوں کو کبھی میری یہ درخواست نہیں ہو گی میری اساتذہ سے یہ درخواست کہ قرآن کی جو سورتیں چھوٹی چھوٹی ہیں دس بار ان کا ترجمہ یاد کریں نماز کا پورا ترجمہ یاد کریں اور جب نماز پڑھیں تو ترجمہ کی طرف دھیان دیں اب وہ نماز میں خیالات کیوں آتے ہیں کیوں آتے ہیں اگر یہ پتا ہو کیا پڑھ رہے ہیں میرا کورس کی کتاب پڑھ رہے ہیں تو میں سمجھ میں آتا ہے اس میں آپ کا خیال لگ جاتا ہے ایک گانا سنتے ہیں اس کا ترجمہ آپ کو آتا ہے اس میں آپ کا دل لگتا ہے ایک پکا گانا سنتے ہیں آ... آ... اس میں آپ کا دل نہیں لگتا کیوں نہیں لگتا...؟ ترجمہ یاد نہیں اس کا تو یہ میں آپ سب لوگوں سے بھی کہتا ہوں اس کورس میں شامل ہو نا جائے کہ جنت بھی لوگ ہیں نماز کی سورتیں یاد ہیں اس کا ترجمہ یاد ہو اور نماز کا پورا ترجمہ جو سبحان رب العظیم... کا کیا مطلب ہے... سبحان رب العلّیٰ کا کیا مطلب ہے... التّیات کا کیا مطلب ہے... ربنا اتنا فی دنیا حسنہ... کا کیا مطلب ہے اس سے یہ امید قائم ہو تی ہے اگر نماز میں ہمارا دل لگ گیا ترجمہ یاد ہو نہ کہ بعدتو اللہ سے قریت کا کوئی نہ کوئی ذریعہ نکلا گا خالی یہ کتاب پڑھنے سے اس کی نالج آپ کی بڑھ جائے گی اگر ایک آدمی چینی نہیں پڑھا ہو اور آپ چینی پڑھ لیں تو ظاہر ہے ان آدمیوں کے مقابلہ میں آپ کا نالج تو بڑھ جائے گا یہ ایک کتابیں پڑھ کر بھی نالج ہو جائے گی لیکن اس کا اجر سمجھ میں نہیں آتا اجر کا مطلب یہ ہے کہ آپ کنسٹریٹ کریں اس میں پتا چلا آپ لیا پڑھ رہے ہیں پتا چلا اللہ کیا ہیں پتا چلا رسول اللہ سے اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا ہے پتا چلا کہ حضور پاک کے امتی بزرگان دین مکرر کیا کہتے ہیں کیا منشاء ہے ان کا اب فقیروں کے پاس میں نے حضور قلندر بابا اولیاء سے پوچھا کہ بھئی یہ لوگ بہت آتے ہیں جی... مکرر کہ پاس اور گھنٹوں بیٹھ رہتے ہیں باتیں سنتے رہتے ہیں انہوں نے فرمایا اس لئے سنتے رہتے ہیں کہ وہ باتیں کہ لئے نہیں ہوتی ہیں جیسے ایک فلم ہے نہ فلم میں نیا پن ہو گا تو بزرگوں سے آپ نے فیص اٹھا نا ہے اور حضور پاک کی تعلیمات سمجھنے کی کوشش اور جدوجہد کرنی ہے تو آپ کے لئے ضروری ہے کہ نماز میں جو کوششیں کی ہیں اور اگر سورتیں یاد نہیں ہیں تو ان کا ترجمہ یاد کر و بھئی اللہ و اکبر آپ نے نیت باندھ لی اللہ و اکبر اس کا کیا ترجمہ ہے بھئی...؟ میں... اکا ترجمہ کیا ہے بھئی اللہ سب سے بڑا ہے اب اس کے نماز کر نہ کہ بعداب خیال آگیا آپ کو اپنی دلہن کا دلہن کو دولہا کا تو اللہ تو بڑا نہیں ہوا نہ لیکن اللہ وا کبر کہ پیچھے اکبر کے معنی کیا ہیں یعنی ایسا بڑا ایسی بڑی ہستی اس کے سامنے ہر بڑے سے بڑے چیز چھوٹی ہے اب ذہن جائے گا اب دیکھو اللہ و اکبر یار میں تو سب سے بڑی ہستی ہے سب کے سامنے کھڑا ہوں مجھے دنیا وی خیالات آ رہے ہیں تو آپ کو ضمیر خود ہی برا مت جب تک اس کا ترجمہ یاد نہیں ہو گا آپ متوجہ نہیں ہو نگے میری آپ کو آپ کے اساتذہ کو یہ درخواست بھی ہے نصیحت بھی ہے تمدی بھی ہے سب سے پہلے اپنے شاگردوں کو نماز بمعہ ترجمہ

یاد کروائیں یہ جو آپ امتحان لیتے ہیں پاس ہو جا تے ہیں لوگ شامل ہو تے ہیں بلاشبہ اس سے نالچ بڑھتی ہے اللہ کا اللہ کے رسول کا پتا چلتا ہے لیکن اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے فائدہ کیا اٹھا ئیں گے آپ کو نالچ ہو گئی آپ نہ مجھ بتا دیا مجھ نالچ ہوئی میں نے ان کو بتا دیا تو فائدہ تو کچھ نہیں ہو گا اب میں یہ جانتا ہوں کہ ایم اے تعلیم ہو تی ہے ایک اب میں کہوں گا بھئی ایم اے ایک تعلیم ہو تی ہے اس میں یہ پڑھا یا جا تا ہے تو کیا آپ ایم اے کی ڈگری سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں کیا آپ کو ڈگری مل سکتی ہے تو سب سے پہلے آپ لوگوں کو عموماً خصوصاً استادوں کو اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ اگر بچوں کو سورتیں یاد نہیں ہیں چھوٹی چھوٹی ان کو حفظ کر وایا جائے اور جب وہ حفظ ہو جائیں یا حفظ ہوں تو اس کا ترجمہ اور یہ ایک پیریڈ اس کا ضرور ہونا چاہئے اب دیکھو نہ بھئی آج الحمد اس کا ترجمہ یا ذکر کر آئے ہیں بس ٹھیک ہے کہ نماز میں نماز کی جب نیت باندھو پھر بجائے اس کے ادھر ادھر خیال بائنہ کے ترجمہ کی طرف توجہ کرو الحمد للہ رب العالمین... سب تعریفیں اللہ کے لئے جو عالمین کا رب ہے انہوں نے کہا یہ عالمین کیا مطلب ہے بھئی جیسے ایک عالم ہے ایسے کروڑ عالمین ہیں وہ کیا ہیں کہاں ہیں کہاں واقعہ ہیں جب ایک جگہ ذہن چل پڑھتا ہے پھر انشا اللہ آدمی کا ذہن اللہ کی طرف رجوع ہو جائے پھر انسان کامیاب ہو جا تا ہے اللہ تعالیٰ آپ سب سے راضی ہو آپ سب کو خوش رکھے اور تعلیمات حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ سے قربت کا پروگرام بھی ہونا چاہئے اللہ سے قربت کا پروگرام یہی ہے نماز قائم کریں نماز کا ترجمہ آپ کو یاد ہو چلتے پھر تہ اٹھتے بیٹھتے وضو با وضو یا حیی یا قیوم، یا حیی یا قیوم، یا حیی یا قیوم یہ پڑھیں اس سے انتشار رہتا نہیں ذہنی وہ کم سے کم ہو جا تا ہے اور پھر ایک ایسا وقت آتا ہے کہ آدمی ذہن اللہ کی طرف متوجہ ہو جا تا ہے اللہ تعالیٰ آپ سب کو حامی اور ناصر ہو اور صحیح ترجمہ تعلیم حاصل کرنے کا علم حاصل کرنے کا اللہ تعالیٰ آپ کو موقع عطا فرمائے اور آپ کو صلاحیت دے کہ آپ الہی تعلیمات کو اسی طرح سمجھیں جس سے آپ دنیاوی تعلیمات کو سمجھتے ہیں السلام وعلیکم

*****.